سوال

شخص پر (186) ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ عید الفطر اپنی جورو کی طرف سے ایک ہو یا چار ہوں اور بڑے لڑکے اور چھوٹے دولتمند لڑکے کی طرف سے مالک مکان پر واجب نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ (السائل: ابو محمد اکبر خان ڈاکٹر، ازدار جلنگ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ں: 61 چھاپہ دہلی) میں ہے:

لیث واحمد واسحاق: تجب (صدقة الفطر) علی زوجها"

حمة اللہ علیہ، لیث رحمة اللہ علیہ، احمد رحمة اللہ علیہ، اور اسحاق رحمة اللہ علیہ ہیں کہ (عورت کا) صدقہ فطر اس کے خاوند کے ذمے واجب ہے اسی طرح جن لوگوں کا خرچ جس شخص پر واجب ہے ان کا صدقہ فطر بھی اسی شخص پر واجب ہے حدیث مذکور یہ ہے:

"حدیث ابن عمر ما قال ((فرض رسول اللہ زکاة الفطر من رمضان صاعا من تمر أو صاعا من شعیر علی العبد الحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین" (سنن دار قطنی ص: 200)

ت ہے، وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ہر غلام و آزاد مرد و عورت اور چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض فرمایا اسی صفحہ میں اثر ذیل بھی ہے، جو حدیث مذکور کا موید ہے:

عن ابن عمر انہ کان یؤدی صدقة الفطر عن جمیع اہلہ صغیرہم وکبیرہم ممن یعول وعن رقیقہ وعن رقیق نسائہ[1]

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے پروردہ افراد خانہ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، سب کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرتے تھے، حتیٰ کہ اپنے غلام اور اپنی بیویوں کے غلام کی طرف سے بھی۔

ں صفحہ میں ایک یہ حدیث بھی ہے:

قال: أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقة الفطر عن الصغیر والکبیر والحر والعبد ممن تمونون[2]

لرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زیر کفالت چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔"

ں اگرچہ مرفوعاً ضعیف ہے، جیسا کہ خود دار قطنی رحمة اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

لیس بقوی، والصواب موقوف" انتہی

م نے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور وہ قوی نہیں ہے جب کی صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ اس وجہ سے یہ بھی سابق حدیث کی تائید سے خالی نہیں ہے اور سابق حدیث کی موید ات اور بھی ہیں۔

---

[1]۔ سنن دار قطنی (2/141)

[2]۔ سنن دار قطنی (2/141) علامہ ناصر الدین البانی رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث کو تعدد طرق کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیں: ارواء الغلیل (3/321)

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب الزکاة والصدقات، صفحہ: 366

محدث فتویٰ